قرآن
سے
بائبل کی تصدیق

تالیف

محمد اسلم رانا

مرکز تحقیق مسیحیت ملک پارک شاہدرہ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

قرآن سے بائبل کی تصدیق

فہرست مضامین

قرآن سے بائبل کی تصدیق

توراۃ حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور یا سینا پر بارگاہِ ایزدی سے عنایت فرمائی گئی تھی۔ اس کے علمبردار بنی اسرائیل یا یہودی ہیں اور جو کلام الٰہی حضرت مسیح علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا تھا۔ اسے انجیل کہتے ہیں۔ یہ مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔ یہ دونوں کتابیں قرآن مجید سے پہلے کی ہیں۔ قرآن مجید پر متعدد مقامات پر ان کتابوں کا ذکرِ خیر آیا ہے مسیحی بھائی ایسے قرآنی بیانات سے یہ مطلب لیتے ہیں، کہ جو توراۃ اور انجیل (بمعہ دیگر کتب جن کے مجموعہ کو وہ بائبل کہتے ہیں) یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس ہیں وہ صحیح و درست کتابیں ہیں۔ اور قرآن انہیں کو خدا کی طرف سے مقرر کردہ اور یہی الٰہی الہامی کتابیں قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ مشہور مسیحی جریدہ ماہنامہ "کلامِ حق" گوجرانوالہ بابت ستمبر ۸۲ صفحہ) رقم طراز ہے۔

مسیحیوں کا دعویٰ

بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے پاس بائبل کی صورت میں جو کچھ بھی موجود ہے۔ قرآن مجید نے اس کی تصدیق مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ (جو کچھ قرآن سے پہلے ہے کی تصدیق کرتا ہے: ایضاً) کہہ کر دی ہے اور یہ بتا دیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے الہام کی صورت میں جو کچھ موجود ہے درست اور صداقت پر مبنی ہے۔

چار بائبلیں

ان حالات میں مسیحیوں کی اس قدیم اور مروج غلط فہمی کے ازالہ کی غرض سے حقیقتِ حال کا مطالعہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ واضح ہو کر بائبل کے ماننے والے یہودی یا دو مسیحی فرقے ہی نہیں ہیں ایک اور جماعت بھی شریک کار ہے۔ چنانچہ آج دنیا کی اس دنیا میں بائبلیں (جیسا کہ کلام حق کے اقتباس سے معلوم ہوتا ہے۔) دو نہیں چار ہیں جن کا مختصر تعارف تحریر خدمت ہے۔

پہلی۔ یہودی بائبل | مسیحی بائبل کا پہلا حصہ جسے وہ عہد عتیق یا پرانا عہد نامہ کہتے ہیں یہودیوں کی بائبل ہے۔ اس مجموعہ کتب کی پہلی پانچ کتابوں کو تورات پکارا جاتا ہے۔ یہودیوں نے خدا سے تورات لیتے وقت نعرہ مارا تھا:

"ہم اس کے حکموں پر عمل کریں گے اور اس کی تعلیمات کو قبول کریں گے"

(A BOOK OF JEWISH KNOWLEDGE BY CHAIM PEARL

BROOKS: 1978 P.1001۔

یہودیوں کے تورات پر ایمان کامل اور اس کی تعلیمات کی قبولیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ تورات کی کتاب خروج میں لکھا ہے۔

"اور بنی اسرائیل کو مصر میں بود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس برس ہوئے تھے اور ان چار سو تیس برسوں کے گزر جانے پر ٹھیک اسی روز خداوند کا سارا لشکر ملک مصر سے نکل گیا" (کتاب خروج باب ۱۲ درس ۴۰۔ ۴۱) اس موضوع پر یہودیوں کی احادیث و روایات کی کتاب "طالمود" میں لکھا ہے۔

"وہ مصر میں دو سو دس برس ہی رہے تھے"۔

(THE TALMUD

TRANSLATED BY PROF. H. POLANO: 5636 P.16A).

یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز تصدیق کرتے ہیں:

"علماء یہود کا بیان ہے کہ ان چار سو تیس برسوں میں سے اسرائیلی مصر میں دو سو برس ہی رہے تھے"

THE PENTATEUCH AND

HAFTORAHS EDITED BY DR. J. H HERTZ C.H.

LATE CHIEF RABBI OF THE BRITISH EMPIRE

1979, P.259

ڈاکٹر ہرٹز مزید بتاتے ہیں۔

"علماء یہود کی کوشش رہی ہے۔ کہ یہودی بائبل کی کتاب حزقی ایل کو مستند کتب مقدسہ کی فہرست سے خارج کر دیا جائے" یہودی تفسیر صفحہ ۲۰۰ (کالم ۲)۔

دوسری سامری بائبل

حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے بعد ان کی سلطنت دو حصوں میں بٹ گئی دو یہودی قبائل اصل یہودیت و تورات پر قائم رہے اور یروشلم میں سلیمان کی تعمیر کردہ مسجد کو اپنی عبادت کا مرکز و محور بنائے رکھا انکا ملک یہودیہ کہلایا۔ دوسرے دس قبائل بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔ انہوں نے اپنی علیحدہ سلطنت بنام اسرائیل بنالی اور سونے کے دو بچھڑے بنا کر ہیکل سلیمانی کے مقابلہ پر اپنی دو عبادت گاہیں تعمیر کریں۔ اس کے باوجود بھی وہ تورات ہی کی پیروی کے دعویدار رہے (تفصیلات AN ILLUSTRATED HISTORY OF THE BIBLE BY JOHN KITTO D.D. F.S.A EDITED BY ALVAN BOND D.D 1902 P 428 etc)

وہ تورات کو ماننے اور باقی یہودی کتب مقدسہ کے منکر ہیں کیونکہ انہیں ان کے دشمن یہودی مورخین نے لکھا تھا۔ یہودی ڈاکٹر ہرٹز ان کی بائبل کا مذاق اڑاتے اور اسے ناقابل اعتماد بتاتے ہیں۔ دلچسپی کے لیے اصل اقتباس ترجمہ پیش خدمت ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں شمعون اور لاوی کے بارے میں کہا۔

"لعنت ان کے غضب پر" (کتاب پیدائش باب ۴۹ درس ۷)۔ اس جملہ کی تفسیر میں یہودی مفسر نے لکھا ہے۔

"یعقوب ان پر نہیں بلکہ ان کے گناہ پر لعنت بھیجتا ہے جس کو وہ اس سے زیادہ رد نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سامری متن کے ناقابل اعتماد ہونے کا ایک بین ثبوت ہے کہ اس میں " لعنت ان کے غضب پر" کی بجائے لکھا ہے۔ ان کا غضب کتنا شاندار ہے۔ (یہودی تفسیر صفحہ ۱۸۴) چنانچہ لکھا ہے۔

"سامری تورات مسوراہی متن سے قریباً ہزار اختلافات رکھتی ہے"
(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۹۴۷ء جلد ۲ صفحہ ۸۸۵ کالم ۲)
یہودی تورات کے مسوراہی متن کی وضاحت حسب ذیل ہے۔
"چھٹی صدی عیسوی میں یہودی علماء نے اعراب ایجاد کیے اور عبرانی عہد عتیق اعراب کے ساتھ لکھا جانے لگا۔ الفاظ کا جو تلفظ روائتاً چلا آتا تھا اس کے مطابق اعراب لگائے گئے اور تلفظ کو صحت کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے اعراب لگائے گئے یہ کام ان یہودی علماء نے کیا جو طبریاس میں اور دریائے فرات کے کنارے سورا میں رہتے تھے انہوں نے یہ کام چھٹی سے بارھویں صدی مسیحی تک کیا پس یہ مسورائی متن یعنی روائتی متن کہلاتا ہے" (حقائق بائبل مقدس مصنف علامہ پال ارمنٹ ص۴۳)۔

تیسری۔ پروٹسٹنٹ بائبل پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مسیحیوں کے دو بڑے فرقے ہیں۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کی بائبل ۶۶ کتابوں پر مشتمل ہے بائبل کی کتاب پیدائش میں لکھا ہے۔ "اسمٰعیل کی کل عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوئی۔ تب اس نے دم چھوڑ دیا اور وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا" پیدائش ۲۵: ۱۷)
"اسمٰعیل نے ایک سو سات برس کی عمر میں وفات پائی (رکیٹا صفحہ ۱۵)۔ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے نزدیک ان کی بائبل کی بعض کتابیں بھی مشکوک ہیں۔ مثلاً پادری ولیم سیمپسن ایم اے لکھتے ہیں:
"پطرس کے دوسرے خط کی الہامی حیثیت سینکڑوں برس سے مشکوک مانی جاتی ہے"۔ (مسیحی مسائل صفحہ ۱۷)
بائبل کے مشہور مفسر پادری ڈملو بتاتے ہیں کہ: یعقوب کا خط متنازعہ فیہ ہے"
(A COMMENTARY ON THE HOLY BIBLE BY THE REV. J.R. DUMMELOW M.A.: 1922 P.cix, cd.)

چوتھی۔ رومن کیتھولک بائبل | رومن کیتھولک بائبل ۷۳ کتابوں پر مشتمل ہے۔
علاوہ ازیں ان کی بائبل کی بعض کتابیں پروٹسٹنٹ اور یہودی بائبل کی نسبت زیادہ ابواب اور دروس پر مشتمل ہیں۔ ان کی ہدائت ہے:

"اس بائبل کا مطالعہ نہ کریں۔ جو کلیسیا کی منظوری کے بغیر چھاپی جاتی ہے۔ کیوں کہ اس میں اکثر ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں جو کاتھولک ایمان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ (مسیحی تعلیم صفحات ۵ و ۱۶ شائع کردہ کاتھولک ٹریکٹ سوسائٹی لاہور)

یعنی کاتھولک مسیحیوں کے نزدیک پروٹسٹنٹ بائبل ناقابل اعتماد ہے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ جن کتابوں کے بارے میں ایزاد و تخفیف کا جھگڑا ہے وہ یہودی بائبل سے متعلق ہیں یہودی انہیں مقدس نہیں مانتے۔ رومن کیتھولک کا انہیں مقدس ماننا پنجابی محاورہ کے مطابق "ماں سے بھاپھاں کٹنی زیادہ کا مصداق ٹھہرتا ہے۔

رومن کیتھولک فاضل علامہ پال ارنسٹ بی اے نائٹ آف سیلفٹ سولیرڈ نے لکھا ہے:"توریت میں قوانین تاریخی باتوں کے ساتھ باترتیب طور پر بیان نہیں کئے گئے بلکہ وہ بکھرے ہوئے ہیں اور پراگندہ صورت میں ہیں اور ان کے بے ترتیب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ قوانین ان حالات کی پیداوار ہیں یعنی ان حالات کے مطابق ہیں جو خروج کے وقت اور پھر بعد میں ملک موعود (کنعان فلسطین۔ اسلم) میں تھے وہ قوانین صرف موسوی زمانے ہی کے نہیں بلکہ مابعد کے زمانے کے بھی ہیں اور اصطلاحات میں جو بہت سے فرق پائے جاتے ہیں ان فرقوں اور اختلافوں کا باعث بھی وہ مختلف حالات ہی ہیں (بنی اسرائیل کے مصر سے۔ اسلم) خروج کے زمانے میں بیابان میں حالات اور طرح کے تھے لیکن ملک موعود میں ان حالات اور طرح کے تھے مگر ساری شریعت موسیٰ ہی سے منسوب کی گئی ہے۔

کیونکہ وہ سب سے بڑا شارع تھا وہ شریعت کا بانی اور سرچشمہ تھا"
(حقائق بائبل مقدس صفحہ ۲۴۷) یعنی بائبل کی اصل الاصول توریت
کا متن خالصتہً موسوی نہیں ہے موسیٰ کے بعد اس میں ملاوٹ اور اضافہ ہو
گیا تھا۔

اب ان حالات میں جبکہ (۱) بائبلیں چار ہوں (۲) جنہیں کونسلوں اور کمیٹیوں
نے سند فضیلت بخشی ہو (۳) اور ان چاروں کے دعویدار اپنی اپنی بائبل کو
صحیح اور دوسروں کی بائبل کو اپنے ایمان کے منافی اور نقصان دہ قرار دیتے
ہوں اور (۴) پھر اندرونی طور پر بھی وہ اپنے اپنے علماء کی تحقیقات اور روایات
کو اپنی ہی بائبل کے مندرجات پر ترجیح دیتے ہوں (۵) بائبل کے متن کو گھپلا
بازی کا شکار سمجھتے ہوں۔ تو کوئی شخص کس منہ سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ
"بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے پاس بائبل کی صورت میں جو کچھ بھی موجود ہے
قرآن مجید نے اس کی تصدیق مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کہہ کر دی ہے
اور یہ بتا دیا ہے کہ بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے پاس الہام کی صورت میں جو کچھ
موجود ہے درست اور صداقت پر مبنی ہے"

دوسرا باب:

مسیحیوں کے ہاں بائبل کی حیثیت کا کچھ مزید مطالعہ

پرانے عہد نامہ کی حیثیت پرانے عہد نامہ (یعنی مسیحی بائبل کی وہ
کتابیں جو یہودیوں کے ہاں مقدس ہیں اور مسیحی بھی انہیں مقدس سمجھتے
ہیں) کے بارے میں نصف صدی پہلے کی تحقیقات حسب ذیل ہیں۔

پُرانے عہدنامہ کی تاریخی باتیں اب محض کہانیاں ثابت ہوگئی ہیں"

مسائل کلیسیا مصنف ڈاکٹر گور ترجمہ جلال الدین عنبر تحصیلدار مطبوعہ کرسچن نالج سوسائٹی لاہور ۱۹۲۷ء صفحہ ۹۵)

برصغیر کے مشہور مسیحی مصنف آرچڈیکن برکت اللہ تورات کی کتاب پیدائش کے ابتدائی ابواب کو "محض یہودی روایات" کا درجہ بتاتے ہیں انزاع مسیحیت و بائبل صفحہ ۸) شاید یہی وجہ ہے کہ "بائبل کیسے ہم تک پہنچی" کے زیر عنوان پادری صرف مسیحی کتب مقدسہ کے انتخاب وغیرہ پر ہی بحث کرتے ہیں اور پرانے عہدنامہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ اس میں یہ بتاکر کہ کلیساؤں نے ان کتابوں کو چنا تھا لکھتے ہیں:

"ہم اب بھی ان سے اتفاق یا اختلاف کرنے کی پوزیشن میں ہیں"

CHRISTIANS ANSWER MASLIMS BY GERHAD NEHLS: 1980 P 118)

مصلوبی مسیح کی ذمہ داری | مسیح کو اس کی تبلیغی زندگی میں ستانے والے سنگساری کی کوشش کرنے والے اور بالآخر اسے پکڑنے اور جھوٹے الزامات لگاکر رومی حاکم پیلاطس کے دربار میں لیجانے والے یہودی ہی تھے۔ اس غریب نے کہا بھی:

"میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا" (انجیل یوحنا ۱۸: ۳۸)۔

دیکھو میں نے تمہارے ہی سامنے اس کی تحقیقات کی مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت میں نے اس میں کچھ قصور نہ پایا (انجیل یوحنا ۲۳: ۱۴)۔

حاکم عید پر ایک قیدی کو چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اس نے مسیح کو چھوڑنے کی صلاح دی

مگر یہودی نہ مانے (انجیل متی ۲۷ : ۲۱ ، انجیل یوحنا ۲۳ : ۱۸) آخر کار:
جب پیلاطس نے ان سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔ اس نے کہا کیوں اس نے کیا برائی کی ہے مگر وہ اور بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔ جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ الٹا بلوا ہوا جاتا ہے۔ تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔ تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر۔ اس نے برابا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو (انجیل متی ۲۷ : ۲۲-۲۶)۔

ان تمام انجیلی حقائق کو پس پشت ڈال کر ۲۱ نومبر ۱۹۶۴ء کو آنجہانی پوپ پال ششم نے یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یہودی حکومت اسرائیل کی طرف سے پیش کردہ درخواست کو قبول کر کے یہودیوں کو مصلوبی مسیح کے الزام سے بری قرار دے دیا۔ چنانچہ اب سارا بوجھ بیچارے رومی حاکم پیلاطس کے سر تھوپا جاتا ہے۔ اور رومن کیتھولک مسیحیوں کو اپنی ہی کتب مقدسہ کا منہ چڑاتے اور جھٹلاتے شرم نہیں آتی۔ بیانگ دہل لکھتا ہے۔

"اے میرے پیارے یسوع پیلاطوس نے تیرے دشمنوں کے ڈر سے تجھ پر موت کا ناجائز فتویٰ دیا ہے۔" (صلیب کے راستہ کے چودہ مقام جسے ریورنڈ فادر ایگزوپیر او۔ ایف۔ ایم کیپ نے پاکستان ورنیکلر کاتھولک ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع کیا صفحہ اول)۔

پاپائے روم کے اس کار خیر میں پروٹسٹنٹ مسیحی بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ جیسا کہ ہم تحریر کر چکے ہیں۔ پیلاطس نے مسیح کو چھوڑنے کے لیے ہر حربہ آزمایا پورے پورے جتن کیے لیکن یہودی ہجوم کے آگے اس کی ایک نہ چلی۔

بھی یونین عقولوجیکل سمنیری نیویارک امریکہ کے پروفیسر فریڈرک سی گرانٹ کمال ڈھٹائی سے لکھتے ہیں :۔

"یہ تھیں وہ جھوٹی بنیادیں جن کی بنا پر پیلاطس نے انصاف کرنے اور یسوع کو رہا کرنے کی بار بار کی نیم دلانہ مساعی کے بعد ہجوم کے شوروغوغا کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اور اسے مصلوب کرنے کا حکم دیا"! امریکی انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۹۸۰ء جلد ۱۶ صفحہ ۴۴ کالم ۲)

مسیحیوں کی خاص اپنی کتب مقدسہ کے صفحہ صفحہ سے یہ امر روز روشن کی طرح مترشح ہے کہ مصلوبی مسیح کی تمامتر ذمہ داری یہودیوں کی گردنوں پر تھی لیکن پاپائے روم نے اپنی ہی کتب مقدسہ کے مندرجات کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہ دی اور بیک جنبش قلم انہیں باطل کر کے رکھ دیا۔

جس بائبل کی مسیحیوں کے اپنے ہاں حیثیت یہ ہو اس کی تصدیق کراتے ہیں قرآن سے!

تیسرا باب!

قرآن کے نزدیک بائبل کی حیثیت

توریت انجیل اور بائبل۔

عالم مسیحیت کے مشہور ترین مناظر ڈاکٹر فانڈر کا یہ کہنا غلط ہے کہ!

(۱) "بعض اوقات تمام عہد عتیق کو اہل اسلام توراۃ کہتے ہیں" (صفحہ ۵۱)

(۲) "مسیحی لوگ اکثر اوقات تمام عہد جدید کو انجیل کہتے ہیں اور قرآن بھی ایسا ہی کرتا ہے (صفحہ ۵۲)

(۳) قرآن میں بائبل عموماً الکتب کہلاتی" (میزان الحق مصنفہ پادری سی جی فانڈر ڈی ڈی صفحہ ۵۳)

واضح ہو کہ جہاں کہیں قرآن نے یہودیوں کو اہل کتاب کہا ہے (سورۃ المائدہ آیت ۶۸) تو اس الکتٰب سے مراد تورات موسوی ہے۔ قرآن اس تورات کے من جانب اللہ اور کلام اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ جو تختیوں پر مرقوم تھی اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوتی تھی (سورۃ اعراف آیات ۱۴۴ ار ۱۴۵) دیگر قصوں کہانیوں کا قرآن کے ہاں کوئی تصور ذکر یا بیان نہیں ہے۔ پرانے عہد نامہ کو قرآن نے ہرگز ہرگز الکتب قرار نہیں دیا ہے اسی طرح مسیحیوں کو خطاب کرتے وقت جب اہل کتاب پکارا گیا ہے۔ (مائدہ آیت ۶۸) تو اس الکتٰب سے مراد انجیل وہ کلام الٰہی ہے۔ جو بارگاہ ایزدی سے حضرت مسیحؑ کو عطا ہوا تھا جو کہ اب ناپید ہے مروجہ چار انجیلوں اور بالخصوص دیگر کتب یعنی کتاب اعمال پولس وغیرہ کے خطوط اور یوحنا کے مکاشفہ کا بالکل کوئی مقام نہیں ہے۔ چنانچہ قرآنی اصطلاح "الکتٰب" کا مطلب "بائبل" "قطعاً" نہیں ہے۔

توریت ہدایت اور نور | قرآن مجید میں توریت کو ہدایت اور نور پکارا گیا ہے۔ (سورۃ انعام آیت ۹۱) یعنی اس میں شریعت اور توحید مندرج تھی موجودہ تورات میں ہم پڑھتے ہیں!

"پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا (کتاب استثنا ۲۳ : ۱۹) یعنی غیر یہودیوں سے سود خوری جائز ہے جب سود خوری ایک لعنت ہے جس کا شرائع سابقہ میں بھی کوئی جواز نہیں تھا قرآن نے نہ صرف سود کی انتہائی سخت مخالفت کی ہے (البقرۃ ۲۷۴) بلکہ بتایا ہے کہ تورات میں بھی یہودیوں کو سود خوری کی قطعی ممانعت کی تھی سورۃ النساء آیت ۱۶۱)۔

اب تورات میں بیان کردہ نور یعنی توحید کا مطالعہ بھی فرمالیں بائبل کی کتاب پیدائش میں لکھتا ہے۔

"اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو تو اس کی ران کو اندر کی طرف سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی یعقوب نے کہا جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا یعقوب۔ اس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا"

(پیدائش ۳۲: ۲۴ - ۲۸)

ان دروس کی تفسیر میں پادری سٹرلنگ لکھتے ہیں:

"جب یعقوب اپنے آپ کو اکیلا خیال کر رہا تھا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ وہ تنہا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ کوئی پوشیدہ ہستی تھی۔ اس نے آزاد ہونے کی کوشش کی۔ اس دوران اسے محسوس ہوا کہ وہ خالق کائنات LIVING GOD کے ساتھ کشتی لڑ رہا تھا جس لمحہ اس پر یہ حقیقت منکشف ہوئی اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی اور اسے جانے سے انکار کر دیا کیونکہ پو پھٹنے والی تھی وہ خطرہ اور مشکل کا وقت اپنے سامنے پاتے چلایا "جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا"۔

(THE BIBLE FOR TODAY EDITED BY JOHN STERLING: 1941, P. 42).

پادری ڈملو کا بیان واضح تر ہے:

"مشکل ہی شک کیا جا سکتا ہے۔ کہ مصنف جسمانی کشتی خیال کر رہا تھا۔ اپنے زمانہ کے لوگوں کی طرح خدا کی بالکل روحانی فطرت کے نظریہ کو وہ بھی نہیں سمجھتا تھا اور خدا کو جسم رکھنے والا ہی خیال کرتا تھا۔"

مزا آگیا ۔ توراۃ کی توحید کا! کہ خدا نے اپنے ایک بندہ یعقوب کے ساتھ کشتی لڑی اور مات کھا کر شرط مان کر چھڑوالی"۔

قرآن میں توراۃ کو فرقان یعنی حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب بھی پکارا گیا ہے۔ (البقرہ ۵۳)

ادھر ہمارے مسیحی بھائیوں کی توراۃ کے کیا ہی کہنے کہ زندگی گزارنے کے رہنما اصولوں اور توحید کی بجائے گمراہ کن شریعت اور بت پرستی سے بھی بدتر توحید کا سبق دیتی ہے! یا للعجب!!

انجیل میں ہدایت اور نور انجیل میں بھی ہدائت (شریعت) اور نور (توحید) تھا۔ مائدہ ۴۶)

مسیح نے توراۃ کے حکم کو منسوخ کر کے یہ شریعت دی:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے۔ تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے۔ اس سے منہ نہ موڑ" انجیل متی ۵: ۳۸ - ۴۲)۔

مسیحی کلیسا کا دو ہزار سالہ طویل طرزِ عمل ابن شرعی حکم کے باطل اور جھوٹا ہونے کا اظہر من الشمس ثبوت ہے۔

اور موجودہ چار اناجیل میں سے ہمارے مسیحی بھائی مسیح کی خدائی کے ثبوتوں کے انبار لگا کر انہیں قرآنی "نور" کا مصداق ثابت کرتے ہیں۔ یوحنا کی انجیل تو بالخصوص لکھی ہی مسیح کی خدائی ثابت کرنے کے لیے گئی تھی (تفصیلات کلیسا کی تواریخ مصنفہ پادری رینفرڈ اے الیٹ کپ ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۶)۔

مطلب یہ کہ مروجہ تورات اور انجیل قرآن کریم کے بیان کردہ معیاروں پر پورا نہیں اترتی ہیں۔

قرآنی بیانات کی تلاش

موجودہ تورات و انجیل کے قرآن میں مذکور تورات و انجیل نہ ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآنی بیانات ان میں نہیں ملتے ہیں مثلاً قرآن مجید کی سورۃ فتح آیت ۲۹ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضا یعنی ساتھیوں کی صفات کہ وہ کفار کے مقابلہ میں طاقتور اور بہادر آپس میں بڑے رحم دل عبادت کے شوقین اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا کے طلبگار ہیں۔ ان کے چہرے نورِ ایمانی سے منور ہیں درج کر کے لکھا ہے کہ ان کے یہ اوصاف تورات اور انجیل میں بھی مذکور ہیں جبکہ ہمارے مسیحی بھائی اپنی تورات و انجیل میں صحابہ رضا کی مذکورہ صفات دکھانے سے عاجز ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اسم گرامی احمد بھی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ صف آیت ۶ میں مندرج ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے بعد آنے والے احمد نامی رسول برپا ہونے کی خوشخبری سنائی تھی۔ موجودہ انجیل کے اصل نہ ہونے کا ثبوت نوٹ فرمائیے کہ اس میں احمد نامی پیغمبر کے مبعوث ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

اس موقع پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کے مُھَیمِن (نگہبان) ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن ان کے ابدی حقائق و معارف مثلاً توحید ثبوت اور آخرت کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

حرفِ آخر

امید واثق ہے۔ کہ ہماری گذارشات کی روشنی میں مسیحی بھائی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ قرآن ان کے پاس موجود تورات و انجیل کے خدائی کلام ہونے کی ہرگز ہرگز تصدیق نہیں کرتا ہے۔ توریت انجیل اور قرآن تینوں کتابوں سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح کیا جا چکا ہے جس کتاب کے حصوں اور مندرجات کو مسیحی خود ہی مشکوک سمجھتے ہوں اور ان کے اپنے ہاں اس کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو قرآن کریم سے اس کی تصدیق کرنے کا نظریہ قرین انصاف نہیں ہے۔ آئندہ کی اصل اور نہ ختم ہونے والی زندگی ایسے اہم اور نازک معاملہ کے بارے میں بائبل ایسی بے بنیاد اور ناقابل اعتماد کتاب پر بھروسہ کرنا محل نظر ہے۔ مشورہ عرض ہے کہ وہ اس معاملہ کو کما حقہ اہمیت دیں اور اس ضمن میں اپنے سوالات خیالات اور شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے بصد شوق خط و کتابت کریں۔

محمد اسلم رانا

دفتر ا مرکز تحقیق مسیحیت ملک پارک شاہدرہ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور